© rasailojaraid.com

عائلی قوانین

زبردستی جرم کا اقرار کرانا

باسمہ تعالیٰ

مولانا مفتی محمد شفیق عارف

مفتی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ "جبر واکراہ کر کے کسی سے چوری کا اقرار کرایا جائے تو شرعاً اس کا اقرار سرقہ معتبر ہوگا یا نہیں؟"

بینوا توجروا.

المستفتی حاجی اللہ محمد۔ چمن بلوچستان

الجواب ومنہ الصدق والصواب

واضح رہے کہ جبر واکراہ کے ذریعہ جو اقرار کرایا جائے ایسا اقرار چونکہ غیر اختیاری اور جبری ہوتا ہے جو کہ آدمی بادل نخواستہ مار پیٹ کی وجہ سے کرتا ہے۔ جبکہ وہ دلی طور پر اس اقرار پر ہرگز راضی نہیں ہوتا بلکہ دلی طور پر وہ اس اقرار کی تکذیب کرتا ہے۔ شریعت مطہرہ ایسے جبری اقرار کو تسلیم نہیں کرتی اس لئے متون ظاہرہ میں یہی ہے۔ کہ اقرار مکرہ صحیح نہیں ہے۔ چنانچہ مبسوط سرخی میں ہے:

(۱) واذا اقر بالسرقة عند العذاب اوعندالضرب او عندالتهديد بالحبس فاقراره باطل لحديث ابن عمرؓ ليس الرجل علٰى نفسه بأمين ان جوعت اوخوفت او ثقت وقال شريحؒ القيد كره والوعيد والضرب كره.

(المبسوط للسرخی ص ۱۸۴/۱۸۵، ج:۴)

(۲) ولو ان قاضياً اكره رجلاً بتهديد ضرب او حبس اوقيد حتىٰ يقر علىٰ نفسه بحد اوقصاص كان الاقرار باطلاً لان الاقرار متمثل بين الصدق والكذب وانمايكون حجة اذا ترجح جانب الصدق علىٰ جانب الكذب والتهديد بالضرب والحبس يمنع رجحان جانب الصدق.

(البسوط للسرخی. ج:۲۴ ص:۷۰ المجلد الثانی عشرہ)

(۳) وفی الكاملية: لكن افتى شيخ السلام على آفندى بعدم صحة اقراره وفی الكفوى وظاهر المتون علىٰ عدم صحة اقراره مكرهاً. (ص ۱۴۸)

لیکن اب چونکہ فتنہ وفساد کا زمانہ ہے، دیانت وامانت نہیں رہی، جھوٹ بولنے کو برا نہیں سمجھا جاتا۔ اس لئے متاخرین فقہاء نے ایسے شخص

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے بارے میں ضرب خفیف کی اجازت دی ہے۔جس کے بارے میں چوری کا شبہ ہواور وہ چور سے مشہور ہولیکن چوری کا اقرار نہ کرتا ہو اور جھوٹ بول رہا ہو۔تو اقرار سرقہ کے لئے ضرب خفیف کی اجازت ہے۔اور یہ اکراہ اور ضرب زیادہ سے زیادہ اس حد تک ہو کہ نہ تو اس کے بدن سے کھال کٹے اور نہ ہی کھال کے اندر سے ہڈی نظر آئے۔

درمختار میں ہے:

والسارق لایفتی بعقوبته لا نه جورتجنیس،وعزاه القهستانی للواقعات معللاًبانه خلاف الشرع ومثله فی السراجیة ونقل من التنجیس عن عصام انه سئل عن سارق ینکر؟فقال علیه الیمین،فقال الامیرسارق یمین؟ هاتوا بالسوط فما ضربوه عشرة حتٰی اقرفاتی بالسرقة. فقال سبحان اللّٰه مارایت جوراًاشبه بالعدل من هذا وفی اکراه البزازیةمن المشائخ من افتی بصحتها اقراره بها مکرهًا وعن الحسن یحل ضربه حتٰی یقر مالم یظهر العظم.

اور شامیہ میں ہے:

قال فی البحروسال الحسن بن زیاد ایحل ضرب السارق حتٰی یقرقالۃ مالم یقطع اللحم لا یتبین العظم ولم یزد علی هذا. (درمختار مع ردالمحتار ج:۴، ص ۸۷)

اوراسی طرح درمختار میں ہے:

تم نقل من الزیلعی فی آخرباب قطع الطریق جوازذالك سیاسیة واقره المصنف تبعاً للبحروابن الکمال زاد فی النهروینبغی التعدیل علیه فی زماننابغلبة الفسادویحل مافی التحنیس علی امانهم.

(الدرا لمختارعلی الردالمحتار ج:۸،ص ۸۸).هکذافی شرح الامجلة ج:۴ ،ص ۶۰۸)

لیکن موجوددور میں پولیس جس طرح سے ریمانڈ میں ملزم پر تشدد کرتی ہےاور اس سے اقرار سرقہ کے لئے جوظلم وستم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں اور غیر انسانی سلوک کیا جاتا ہے۔اس کی شریعت مطہرہ میں ہرگز اجازت نہیں ہےاور اس طرح کے تشدد سے اقرار سرقہ شرعاً معتبر نہیں ہے۔

الغرض ضرب خفیف جس سے نہ تو کھال کٹے اور نہ ہی ہڈی ظاہر ہو اس کی تو بوقت ضرورت اجازت ہے۔لیکن اس سے بڑھ کر مارنا، بے پناہ تشدد کرنا اس کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔نیز ضرب خفیف سے اقرار سرقہ کا جواثر ظاہر ہوگا وہ صرف ضمان کے حق میں ہوگا شرعی حد سرقہ اس پر جاری نہ ہوگا۔چنانچہ شامیہ میں ہے:

قوله بصحة اقراره بها مکرهاًای فی حق الضمان لافی حق القطع کما قدمناه. (ج:۴، ص ۸۷)

© rasailojaraid.com